Registered

L. No. 89.

نورافشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۴) ہر ہفتہ بروز جمعہ شایع ہوتا ہی - ۲۶ - جنوری سنہ ۱۹۰۶ء جلد (۳۴)

گلدستۂ اخبار

کیمبرج یونیورسٹی انتخاب میں ووٹ حسب ذیل تھے۔ بوچر - ۳۰۵ - لانس ۲۸۷ - سرجی گورسٹ ۱۶۵۳ - ہل شرل میں ووٹ رجسٹر - سر اسپچر - الیس کنگ ۳۳۴۵ - منتظم ۲۱۶۷ - **ذیل** کے لبرلس منتخب ہوئے - ولسن - ہل - وسٹ - گلیڈ - گلاسکو - رہ جتن، - ڈراہل - کرکڈی اور یونینسٹ کورٹ جو گلاسکو کا فری **بعد کی خبر** ہے کہ لبرلس ۲۰۵ - لیبر ۲۳ - یونینسٹ ۸۵ پر نیشنلسٹ ۰۰ - لبرلس پر ایک سات - لیبر پر ۲۶ - یونینسٹ پر ۳ ووٹ پڑے -

روئٹر پیکن سے تار دیتا ہے کہ چین انگلو تبتن عہد نامہ پر دستخط کرنے سے انکار کرتا جاتا ہے - اور تبت میں ایک آدمی جنرل بھیجنے کی تجویز کرتا ہے - جو غیر ممالک کی قواعد دان فوج سے وہاں حکمرانی کرے - **روس** میں باغیانہ کمیٹی کے چھ یہودی ممبر جو حال ہی میں ورسا کے اندر گرفتار ہوئے تھے ۱۸ جنوری کو بندوق کا نشانہ کئے گئے - **سوشیالسٹ** جلسوں کا جو آزادانہ منعقد پر اعتراض کرنے کے لئے منعقد ہوتی رہیں انکا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۵ تاریخ کی شام کو ہمبرگ میں بلوا ہو گیا - رعایا نے اینٹوں کے ساتھ پولیس پر حملہ کیا - ایک آدمی مارا اور بہت سے زخمی ہو گئے - **فرانس** اور زنزلا کے خاموش طبع اور فرانس سے واپس چلے گئے ہیں - **۱۹** جنوری کو کلکتہ میں ایک شاہی لیجسلیٹو کونسل کا جلسہ ہوا جسمیں لارڈ منٹو صاحب بہادر صدر مجلس تھے ممبران کا اجماع خاصہ تھا - **الہ آباد** میں ایک میلہ کے موقع پر دو بیراگی فقیروں کے گروہ میں خوب جنگ ہوئی - بہت سخت مار پیٹ ہوئی بہتوں کے سر کھل گئے - مگر پولیس نے موقع پر آکر

اس جنگ کو روک دیا - **ایم فیلیئرس** فرنچ ریپبلک کے پریزیڈنٹ منتخب ہو گئے ہیں - مسٹر فیلیئرس پر ۴۴۹ ووٹ اور مسٹر ڈومر پر ۳۷۱ ووٹ پڑے تھے - **لارڈ کرزن** نے یونینسٹ پیرف ریفارمر مشر مارشل ہال کی کامیابی پر سادہ تحریر رپورٹ میں اسکو ایک تاریخی دلی خوشی کا بھیجا ہے - **سٹنڈرڈ** کا بیان ہے کہ دونوں کی ڈپلومیٹک تبادلہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ برطانیہ عظمی اور روس اس امر پر متفق ہو گئے ہیں کہ مراکو کانفرنس میں ہم بالاتفاق کام کریں گے - **روس** میں فرودن کے ڈیلیگیٹوں کی کونسل جسمیں ۴۴ باغیان شامل تھے سینٹ پیٹرزبرگ میں گرفتار ہو گئی ہے - توقع کی جاتی ہے کہ اس سے اس قسم کی بلوؤں کا خاتمہ ابتدا ہی میں ہو جائیگا - **بیرن** سونیاسو جاپانی سفیر نے اخبارات کو اس امر کی سخت شکایت لکھی ہیں کہ جرمن جہاز زنگین پر خود میرے اور دیگر جاپانی مسافروں کے ساتھ بڑی بد سلوکی ہو رہی ہے - تمام اثنا سفر میں انکو میز پر سب سے نیچے جگہ دیکھائی گئی **اخبارات** اس شکایت کے بڑے ہمدرد ہیں اور اسپر مباحثہ کر رہے ہیں - **جرمن** سرکار نے ایک مشرقی افریقہ کی بغاوت کی تحقیقات کے لئے ایک کمیشن مقرر کی ہے - **شٹنیا گو** کا جاپانی چرچوں اور جلے کے شہر کے باہمی تبادلہ کے بارے میں غور کر رہا ہے **برما** سے ایک خوشی کی خبر آئی ہے کہ ایک قوم میں سے جو موسوس کہلاتی ہے سینکڑوں مسیحی ہوتے جا رہے ہیں - وہ ملک سیام کی سرحد پر رہتے ہیں - ۵ مہینے کے اندر قریب ۱۲۰۰ اشخاص بپتسمہ پا چکے ہیں دختر نیک ہی، **مکتی فوج** کے جنرل بوتھ کو حال ہی میں لندن میں اعلی حقوق دیئے گئے ہیں - اس لحاظ سے انکی وہاں والی تعظیم ہو گئی کہ یہ عزت آج تک شاہی خاندان کے لوگوں - فوجی یا بحری نامور ان بالخاص خاص مشہور ممبران کو دکھائی گئی تھی - **ایک** عالم علم لسان کے بیان کے مطابق زبان انگریزی کثرت الفاظ کے لحاظ سے درجہ

اول پر ہے - اس زبان کی فہرست الفاظ میں ۲ لاکھ ۶۰ ہزار الفاظ ہیں - جرمن زبان میں ۸۰ ہزار الفاظ - اطالیانی زبان میں ۷۵ ہزار - فرانسیسی زبان میں ۳۰ ہزار - ترکی میں ۲۲ ہزار ۵ سو - اور ہسپانوی زبان میں ۲۰ ہزار الفاظ ہیں - **صوبجات متحدہ** امریکہ کے ۴۷ صوبوں میں نوجوانوں کو تمباکو پینے کی سخت ممانعت ہو گئی ہے - اور قانوناً جاری کیا گیا ہے - ان میں سے ۴۵ صوبوں میں اس ممانعت کی وجوہات کی تعلیم ہو رہی - **ایشیا** خورد میں جس وقت کہ حجاز ریلوے تعمیر ہو رہی تھی اس کے راہ میں زمین کے اندر سے ایک قدیم شہر کے نشانات ظاہر ہوئے ہیں جو قدیم زمانہ میں بنی اسرائیل سے آباد تھا - اس شہر میں ایک ایسی عمارت ہے جسکی خوبصورتی عالم میں مشہور ہے - اس عمارت کے مغرب کیطرف ایک چاہ بنا ہے جسمیں ہارون کی قبر موجود ہے - **برطانیہ** عظمی میں ایک فرد تمغی کرمٹ پیسیات کا وزن ۱۳۰ ٹن ہے - اور ہر قسم کے پارسلوں کی تعداد جو بذریعہ ڈاک ایک سال میں روانہ ہوتے ۷۰۰ ارب ہے - **برطانیہ** عظمی کا تاج تمام دنیا کے بادشاہوں کے تاجوں سے ہلکا یعنی دو پونڈ اور سات آونس ہے مگر قیمت اسکی ۲ لاکھ پونڈ ہے - یورپ کے خزانہ میں دو تاج ہیں جنکی قیمت ۳ لاکھ پونڈ ہے - انہیں سے ایک تاج میں جو نپولین نے پوپ پیوس ہفتم کو انعام میں دیا تھا ایک ایسا زمرد لگا ہوا ہے جسکے برابر دنیا میں کوئی زمرد نہیں ہے - دوسرا تاج ہسپانیہ کی ملکہ ایزابیلا نے پوپ پیوس نہم کو نذر کیا تھا - اس کا وزن تین پونڈ اور قیمت ۲ لاکھ پونڈ ہے - **بے تار** کی تار برقی میں ایک خصوصیت یہ ہے کہ ایک مقام کے لوگ دوسرے مقام کے لوگوں کو برف کے پہاڑوں وائیسبرگ سے آگاہ کر سکتے ہیں اور لوگ اس کے خطرہ سے بچ جاتے ہیں - **ملیبار ڈوی** میں ایک قسم کا درخت ہے کہ اگر اس کے نزدیک کوئی گھر ہو تو اسکو بجلی سے کچھ گزند نہیں پہنچ سکتا - اس امر کا تجربہ کیا گیا اور سچ ثابت ہوا

اڈیٹوریل نوٹس

کارسپانڈنٹوں اور خریداران اخبار وغیرہ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اس سال کے شروع سے جیسا گذشتہ سال کے کسی پرچے میں اعلان دیا گیا تھا پادری آر ڈی ٹیلسی صاحب اڈیٹر اخبار ہذا مقرر ہوئے ہیں۔ تمام ترسیل زرد مضامین واخبارات ودیگر کارسپانڈنسی متعلق اخبار کے انہیں کے نام پر ہونی چاہئے نہ کہ پادری ویری صاحب کے نام پر کیونکہ یہہ صاحب فرلو پر جاتے ہیں۔ عدم تعمیل اطلاع ہذا سے غلطی کا امکان ضروری ہے۔ لہٰذا اطلاعاً عرض ہے ؂

ہند کی قومی مشنری سوسائٹی کے نظم ونسق

۱۔ نام۔ اس سوسائٹی کا نام ہند کی قومی مشنری سوسائٹی ہوگا۔

۲۔ مقصد۔ اس سوسائٹی کا مقصد ہند کے اُن علاقوں میں جہاں ابتک دیگر ممالک کی مشنریوں کی رسائی نہیں ہوئی اور نیز ہند کے دیگر نزدیکی ممالک میں انجیل کی بشارت دینا ہے۔ اور کہ ہندوستانی مسیحیوں پر اُن کے اپنے ہی ملک اور دیگر گردونواح کے ممالک میں انجیل پھیلانے کی ذمہ داری ڈالی جائے ؂

۳۔ ممبرشپ۔ وہ تمام ہندوستانی مسیحی اس کے ممبر ہونگے جو اس سوسائٹی کی امداد کے لئے سالانہ چندہ دینگے اور یہہ وعدہ کرینگے کہ ہم اس کے کام کی خاطر برابر خدا سے دعا کرتے رہینگے ؂

دیگر تمام مسیحی جو اس سوسائٹی کے ساتھ ہمدردی رکھینگے اور اسکی امداد کے لئے چندہ دیا کریں گے وہ اس کے آنریری ممبر کہلاینگے ؂

۴۔ انتظام۔ (۱) اس سوسائٹی کے معاملات ایک کونسل کے زیر اہتمام ہوں گے جسمیں ذیل کے ہندوستانی مسیحی شامل ہونگے (الف) ہر صوبہ میں سے چار ہندوستانی مسیحی جو اس صوبہ کی سوسائٹی کی طرف سے منتخب ہونگے (ب) ایک ہندوستانی مسیحی جو اس صوبہ کے مسیحیوں کی مجمع پر جمہور منتظمہ کی جانب سے مقرر ہوگا۔ (۲) ایک اگزکیوٹو کمیٹی ہوگی جسمیں کونسل کیطرف سے پندرہ ممبران مقرر ہونگے۔ ایک ممبر ہر صوبہ کی طرف سے بطور وکیل ہوگا اور باقی کے وہ لوگ ہونگے جو اگزکیوٹو مرکز میں یا اس کے نزدیک رہتے ہونگے۔ یہہ کونسل کل معاملات طے کرنے اور سوسائٹی کے منشا کو پورا کرنے کیلئے متواتر فراہم ہوتی رہا کریگی۔ انکو اختیار ہوگا کہ حسب ضرورت سال بسال تین ایڈیشنل لوکل ممبران کو اپنے ساتھ کام کرینگے لئے مقرر کریں۔ (۳) اگزکیوٹو کمیٹی کی طرف سے غیر ممالک کی مختلف مشنری سوسائٹیوں میں سے تجربہ کار یورپین مشنریوں کی ایک مشورہ دینے والی بورڈ قائم کیجاویگی۔ جو سوسائٹی کے معاملات پر صلاح ومشورہ کے لئے طلب کئے جا سکتے ہیں۔ یہہ انجمن صلاحکاران اپنے میں سے اُن تین ممبران کو جو اگزکیوٹو مرکز یا اس کے نزدیک رہتے ہونگے کونسل کی اور اگزکیوٹو کمیٹی کی خدمت کے لئے متعین کریگی ؂

۵۔ افسران۔ اس سوسائٹی کے افسران یہہ ہونگے۔ پریزیڈنٹ۔ وائیس پریزیڈنٹ۔ خزانچی۔ دو سکرٹریاں۔ ان کو اگزکیوٹو کمیٹی سال بسال سوسائٹی کے ممبران میں سے منتخب کیا کریگی (الف) پریزیڈنٹ یا وائس پریزیڈنٹوں میں سے ایک شخص سوسائٹی یا کونسل کے عام اجلاسوں میں عموماً صدر نشین ہوا کریگا۔ (ب) جنرل سکرٹری زیر ہدایات اگزکیوٹو کمیٹی سوسائٹی کے معاملات سرانجام دیا کریگا۔ (ج) خزانچی زیر ہدایات اگزکیوٹو کمیٹی سوسائٹی کے تمام فنڈ جمع خرچ کیا کرے گا۔ (د) جوں جوں ضرورت ہوتی جائیگی لوکل تون صوبہ کے اور دیگر سکرٹری اگزکیوٹو کمیٹی کی طرف سے مقرر ہوا کرینگے (ہ) پریزیڈنٹ اور جنرل سکرٹری اور خزانچی کونسل اور اگزکیوٹو کمیٹی کے ممبران خارجی ہوں گے۔

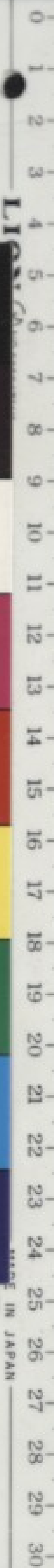
۶۔ انتخابات۔ (۱) اگزکیوٹو کمیٹی ہر سال سوسائٹی کے پانچ ممبران کو مقرر کیا کریگی جنمیں سے ایک جنرل سکرٹری بطور اسی کمیٹی کے ہوا کریگا۔ یہہ شخص کونسل اور اگزکیوٹو کمیٹی کی خاطر اسمار پیش کیا کریں گے اور اگر ضرورت ہو تو دیگر اسمار سوسائٹی کے ممبران پیش کیا کرینگے۔ (۲) تمام انتخابات بذریعہ قرعہ اندازی ہوگا۔ (۳) ہر شریک عشاء ربانی یا وہ جو کسی مسیحی کلیسیا کا پورا ممبر ہو ووٹ دینے کا مجاز ہوگا۔ (۴) کونسل کے ممبران۔ اگزکیوٹو کمیٹی۔ اور انجمن صلاحکاران دو سال کے لئے منتخب ہوا کرینگے۔ ممبروں میں سے نصف تعداد ہر سال علیحدہ کیجایا کریگی۔ مگر یہہ دوسری بار منتخب ہونے کے بھی مجاز ہوں گے۔

۷۔ سامعین۔ سوسائٹی کا تمام حساب کتاب ہر سال ایک یا کئی ایک سامعین سنا کرینگے جو اگزکیوٹو کمیٹی کی طرف سے مقرر ہوں گے ؂

۸۔ تجویز۔ (۱) سوسائٹی صرف روحانی آدمیوں ہی کو کارندے مقرر کیا کریگی (۲)، سوسائٹی کا ہر ایک ممبر اور کارندہ اپنی کلیسیا کا وفادار ہونا چاہئے۔ (۳)، سوسائٹی اس امر کی ساعی ہوگی کہ موجودہ مشنری سوسائٹیوں سے جھگڑا نہو بلکہ اُن کے ساتھ ملکر کام کرے۔ (۴)، ہند کے باہر فنڈ کی استدعا نکی جایا کریگی ؂

۹۔ ترمیمات۔ اس ترکیب کی دفعات میں سے کوئی دفعہ تبدیل یا ترمیم نہو سکے گی مگر جبکہ اگزکیوٹو اور کمیٹی ہر دو کے ممبران کے ووٹوں میں سے ¾ ووٹ نہو پڑیں ؂

سی۔ الیف۔ اوسبرن صاحب کرنال میں بطور اسسٹنٹ کمشنر تعینات کئے جائینگے اور بعد میں قائم مقام ڈپٹی کمشنر ضلع مذکور مقرر کئے جائینگے۔ بجائے جے۔ پی طامس صاحب جو لاہور میں خاص کام پر لگائے جائینگے۔ اور بعد میں طامس صاحب ڈبر فورس صاحب رجسٹرار انجمن ہائے قرضہ امدادی کو جو رخصت پر جاتے ہیں۔ سبکدوش کرینگے ؂



بقیہ صفحہ ۲ پرچہ سابقہ

تیسرے دن منگل کی صبح ابتدائی عبادت کے جلسہ میں ریوائیول کے متعلق مختلف جگہوں سے بیان سُننے گئے اور جب روح کی عجیب قدرت کے اظہاروں کا بیان سنا تو بڑی تقویت حاصل ہوئی بعدہٗ ڈاکٹر ایچ اے جانسٹن صاحب کو جو امریکہ کی چند پریسبیٹیرین کلیسیاؤں کی طرف سے کمشنر مقرر ہو کے ہند میں بھیجے گئے ہیں موقع دیا گیا کہ وہ اپنا پیغام سنادیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اس بات پر زور دینے کے لئے آیا ہوں۔ کہ کلیسیاؤں میں مسیحیوں کی مسیحی تعلیم کے لئے خاص انتظام کیا جاوے۔ کہ جس سے ہر ایک مسیحی اپنے مذہب سے اتنی واقفیت رکھے کہ وہ اوروں کو درستی کے ساتھ خوشخبری دے سکے۔ یہہ غرض نہیں کہ مدرسہ علم الٰہی کی طرح کُل کتابیں پڑہائی جاویں بلکہ خاص سبق تیار کئے جاویں جن کو ہر کلیسیا میں کل شرکا کو پڑہا کے گواہی دینے کے لئے تیار کریں۔

اس درس کے بعد کارروائی شروع ہوئی۔ الہ آباد پرسبیٹیری کی طرف سے ایک درسوال سپیشل رجسٹری کی نسبت پیش ہوا کہ جن شرکاو کے نام اُس پر منتقل ہو جاتے ہیں وہ کن حقوق سے محروم ہوتے ہیں؟ بعد بحث کے یہہ قرار پایا کہ الہ آباد پریسبیٹری اس کی نسبت بطور ترمیم قوانین ضابطہ کے کارروائی عمل میں لاکے آیندہ اسمبلی میں پیش کرے سنڈ شمالی ہند کی طرف سے فرخ آباد پریسبیٹری کی کارروائی جو ایک نیا عہدہ پاسٹر الیڈر کا قائم کرنے میں عمل میں لائی گئی تھی بطور حوالہ کے اسمبلی کے سامنے پیش ہوئی اسمبلی نے اس پریسبیٹری کی کارروائی کو نامنظور اور منسوخ کردیا۔ پس بلحاظ اس وقت کے جو گاؤں کی مسیحی جماعتوں کی نگرانی میں درپیش آتی ہیں ایک کمیٹی مقرر ہوئی جو اس معاملہ پر غور کرے۔ اور آئیندہ اسمبلی کے اجلاس میں کوئی رائے پیش کرے فائینس کمیٹی نے اپنی رپوٹ پیش کی جس سے ظاہر ہوا کہ روپیہ کی ضرورت ہے اور ساتھ ہی اس کے ایلچیوں کے سفر خرچ ملنے کی نسبت سفارش پیش کی گئی اسپر بہت بحث ہوئی اور آخرش یہہ فیصلہ ہوا کہ گو شروع میں اخراجات زیادہ ہو جاوینگے پر جب اسمبلی تین سال کے بعد ہونے لگے گی تب یہ آسانی کفایت کریگا۔ اسمبلی کے کل خرچ کے لئے جسمیں مائیلیج (mileage) بھی شامل ہے تمام کلیسیاؤں پر فی کس ایک آنہ سالانہ لگایا جائے۔ اور اُس کے انتظام کے لئے ایک کمیٹی مقرر ہوئی۔ سنٹیکل کمیٹی نے چھپے ہوئے نقشے منظوری کیواسطے پیش کئے جب انہیں بہت سی ترمیمیں پیش ہونے لگیں تو اسمبلی نے فیصلہ کیا کہ ایک سال کے لئے وہ منظور کئے جاویں اور اس اثناء میں کمیٹی کے پاس جسکے چیرمین دو دھا کے ڈاکٹر ریوی صاحب مقرر ہوئے۔ مختلف ترمیمات بھیجی جاویں۔ عقاید نامہ کے ترجمہ کی کمیٹیوں نے اپنی اپنی رپوٹیں پیش کیں۔ رائے قرار پائی کہ جس حال قوانین و قواعد میں رد و بدل ہوگا ان ترجموں کی نکتہ چینی بہت نہ کیجاوے۔ پر جیسا کمیٹیوں نے انہیں تیار کیا تھا ویسے ہی چھاپے جاویں اور قیمت پر فروخت کی جاویں۔ ایک بورڈ آف پبلیکیشن مقرر ہوا اور یہہ قرار پایا کہ کل کتابیں اسمبلی کے اختیار سے چھاپی جاویں۔ رائے قرار پائی کہ اسمبلی کے لئے ایک مہر تیار کیجائے جو کل کاغذات و اخبارات و کتب پر لگائی جایا کرے۔ تعلیم مشن لائبریری اور دیگر کمیٹیاں مقرر ہوئیں جنکے متعلق مختلف کام ٹھہرائے گئے ایک کمیٹی فارم آف ورشپ تیار کرنے کے لئے مقرر تھی اسکو ہدایت ہوئی کہ آیندہ اسمبلی میں اپنی رپورٹ دے۔ مختلف سنڈوں کی کارروائی کی جانچ کی کمیٹیاں مقرر ہوئیں جنکی رپوٹیں منظور کی گئیں۔ اسمبلی کے اخبار سٹینڈرڈ کے ایڈیٹر پادری میکنیکل صاحب مقرر ہوئے اور انکی مدد کے لئے ایک کمیٹی نامزد ہوئی۔ ۱۸ تاریخ کی صبح ایک چھوٹا سا اجلاس ہو کے اسمبلی برخاست ہوئی کہ آیندہ سال دسمبر کے دوسرے ہفتہ کے جمعہ کو اندور میں فراہم ہو۔ (از مخزن مسیحی الہ آباد)

ہند میں جذامیوں کے درمیان مشن کا کام

کام۔ تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہے کہ لورپول واقعہ انگلستان میں اس مشن کا جو ہند اور مشرق میں جذامیوں کے درمیان کام کر رہی ہے۔ ایک سالیانہ جلسہ منعقد ہوا جس کے صدر مجلس لارڈ میئر صاحب تھے۔ جو کچھ تقریر اور تعداد و شمار اور جذامیوں کے درمیان مشن کیطرف سے کام ہو رہا ہے اُس کا نہایت دلچسپ ذکر کیا گیا۔ جس سے اس مشن کے کام کی نسبت نہایت تسلی بخش خبر ملتی ہے۔ ہم ناظرین کی خاطر ایک انگریزی اخبار میں سے بالاختصار یہاں اقتباس کرتے ہیں۔ ان میں سالہو لکھا ہے کہ سوسائٹی نے اسکام کیلئے قریب ۸ لاکھ ۸۰ ہزار پونڈ حاصل کیا ہے سوسائٹی کیطرف سے سب سے پہلا جذام خانہ ۱۸۷۴ء میں تعمیر ہوا تھا۔ جسکے ماتحت اسکی اب بیالیس جذام خانے موجود ہیں۔ اور دو دیگر جذام خانوں کی امداد بھی سوسائٹی کیطرف سے ہو رہی ہے۔ اُسکے متعلق میں مقامات ایسے ہیں جہاں جذامیوں کے تندرست بچے رکھے جاتے اور انکی پرورش ہوتی ہے جذامیوں کے بہ کلّم متعلق ہند برما سیلون چین جاپان اور سماٹرا میں ۷۰ علاقوں میں کام ہو رہا ہے۔ اور سوسائٹی کا یہہ کام جو بیس پروٹسٹنٹ کلیسیاؤں یا مشنری سوسائٹیوں کے ساتھ ملکر ہوتا ہے۔ جو امریکہ اور یورپ اور برطانیہ کلاں اور کناڈا کی طرف سے کام کرتی ہیں اس سوسائٹی کو گورنمنٹ کی طرف سے بھی خاص امداد ملتی ہے۔ اور گذشتہ دو برسوں سے ہند کے راجا اور امراء بھی اسکی امداد میں دلچسپی لینے لگے ہیں۔ اور سب سے بڑی خوشی کی بات یہہ ہے کہ بہت سے جذامی نجات کے پیغام کو بڑی خوشی سے قبول کرتے اور سال بسال نجات دہندہ پر ایمان لاکر کلیسیا میں شریک ہوتے ہیں کل ۷ ہزار جذامیوں اور اُن کے بچوں میں سے جو کسی نہ کسی صورت پر اس سوسائٹی سے تعلق رکھتے ہیں قریب ۳ ہزار جذامی مسیحی ہیں۔ گذشتہ سال میں ایک لاکھ ڈالر سے کچھ زیادہ اس سوسائٹی کو وصول ہوا۔ روحانی کام اپنے اعلیٰ عروج پر ہے۔ اس کے تمام سوپرنٹنڈنٹ مشنری حکام ہیں جنہوں نے اُن کے درمیان مسیحی تعلیم اور اثر ڈالنے کا بیڑا

اوٹھایا ہوا ہے۔ جذامیوں پر کسی طرح کا جبر یا دباؤ نہیں ڈالا جاتا ہے مگر عبادت میں انکی ہاں کو ترغیب دیجاتی ہے اور وہ بڑی خوشی کے ساتھ مسیحی تاثیر کو قبول کرتے ہیں۔ دوا اور امداد میں کسی قسم کا دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جاتا۔

امریکہ میں مردے جلائے جاتے ہیں

امریکہ میں مرگھٹ بڑے جدید صورت کے بنے ہوئے ہیں اور انکا عمل بھی نہایت جدید طریقہ سے ہوتا ہے۔ بوسٹن کے قریب کیمبرج میں ایک بڑا عالیشان مرگھٹ تپھروں سے تعمیر کیا گیا ہے جسکے اوپر چھوٹی چھوٹی برجیاں بنائی گئیں ہیں۔ وہ دے یہہ مکان شکل گرجے کے نظر آتا ہے۔ جب کوئی مردہ جلانا ہوتا ہے تو لاش ایک صندوق میں بند کیجاتی ہے اور جنازہ کی تمام رسوم ادا کیجاتی ہیں۔ بعدہٗ وہ صندوق ایک آرتھی پر رکھا اور نیچے ایک کمرے میں اوتار دیا جاتا اور مدخل بند کر دیا جاتا ہے نیچے دو تنور ہیں جنمیں سے ایک تنور کے اندر جنازہ رکھدیا جاتا ہے اس تنور میں لکڑی یا کوئلہ نہیں جلایا جاتا ہے بلکہ معدنی تیل مستعمل ہوتا ہے جسکی گرمی سے لاش دو گھنٹے کے اندر جلکر خاک ہو جاتی ہے۔ دھواں یا کسی قسم کی بو نام کو نہیں آتی جب جسم جل جاتا ہے تو اسکی راکھ کے سوائے کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ یہہ راکھ ۳ ہزار درجہ کی حرارت سے بھی نہیں جلتی یہہ خاک اکٹھی کیجاتی اور کوزہ میں بند ہوکر اور اوپر لیبل لگائے جاکر مرحوم کے رشتہ داروں کے پاس واپس بھیج دی جاتی ہے۔ یہہ دستور امریکہ میں ترقی کر رہا ہے۔ ایک لاش کے جلانے میں ۹۰ روپیہ صرف ہوتے ہیں۔

بائبل کے مطالعہ اور دعا کا نتیجہ

ملک روس میں ایک کالپوٹیئر دریائے امور کے اطراف میں کتابیں بیچا کرتا ہے۔ اثناء فروختگی کتب میں اس کو ایک شخص ملا اور بڑی محبتانہ اور شکر آمیز الفاظ سے اس سے یوں گویا ہوا "میں نے سنہ ۱۹۰۲ء میں تجھ سے ایک جلد انجیل کی خریدی ہے۔ ہوا کرتی تھی ۲ باب نکالا اور کل باب میں نے پڑھا۔ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ شرابخوروں کا برا حال ہوگا" میں نے گھٹنے ٹیکے اور خدا سے دعا کی کہ وہ مجھے اس گڑھے سے نکلنے میں مدد دے۔ اس تمام دن میں انجیل

اب خدا کا شکر ہے کہ میں اس کے کلام کے مطالعہ میں مصروف ہوں پہلے تو ایسا نہ تھا۔ میں شرابخوری کا ایسا دلدادہ تھا کہ پئے بغیر کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ دراصل میں بڑا شرابخور تھا۔ اس کتاب کو خریدنے بعد میں نے اپنے دل میں خیال کیا۔ افسوس ہے کہ میں نے یہہ روپیہ خرچ کر دیا میں نے تو اس سے خوب شراب پینی تھی۔ جب اتوار آیا تو میں اپنے آپ میں خیال کرنے لگا کہ میں ذرا اپنے روپے پر تو نظر کروں جو میں نے خریدا ہے۔ ذرا تھوڑا سا اسکو پڑھ تو لوں ہر ایک شخص کہتا ہے کہ خدا کے کلام کے پڑھنے میں ایک کشش ہے۔ میں نے اپنی انجیل میں سے

مُراسلات

نمبر ۲۰

شاید تم میں سے کوئی بیمار یا مصیبت زدہ ہے یا اپنے رشتے داروں کی مدد کرتا ہے اور اس نے کچھ جمع نہیں کر سکتا ہے اسکے پاس روپیہ جمع نہ کر سکنے کی عذر ہے ایک اوسط درجہ کا جوان شخص اگر کوشش کرے تو اپنا گھر بنا سکتا ہے۔ لیکن میں شادی شدہ لوگوں سے اور ان سے جنکی شادی حال میں ہونے والی ہے اور ان جوانوں سے بھی جنکی شادی میں بہت عرصہ ہے مخاطب ہوں اور وہ تجویزیں ان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

(۲) اپنی جدی جائیداد کو گھر کے حاصل کرنے میں صرف کرو۔

شوہر یا بیوی یا دونوں کے لئے یہہ ایک عام بات ہے کہ ان کو والدین یا دوستوں کی طرف سے وراثت یا انعام کے طور پر کچھ ملتا ہے شاید سو ڈالر یا اس سے کم یا شاید ہزار ڈالر یا اس سے بھی زیادہ ہوں۔ بطور قاعدہ کلیہ کے بیشک اسمیں استثنا بھی ہے یا اس کو یا اس کے کچھ حصے کو گھر بنانے کے لئے استعمال کرنا چاہئے۔ سامان خرید لو اور جب تم سے ہو سکے گھر بنا دو یا ایک چھوٹا سا مکان خرید لو اور جب تم سے ہو سکے اسکو بڑھا لو۔

اگر ورثہ بیوی کا ہے تو گھر بیوی کے نام پر ہونا چاہئے اور یہہ بہتر ہے کہ ہر صورت میں اسی کے نام پر ہو وہ نامی اپنے ہی گھر کے طور پر رکھا جاوے اسکو کبھی گروی نہ رکھو تاکہ تمہیں کچھ روپیہ مل جاوے جسکی تمہیں کسی کام میں نقصان اٹھانے کے باعث ضرورت ہوئی ہے اور نہ اسکو کسی بغیر خاص سبب کے فروخت کرو۔

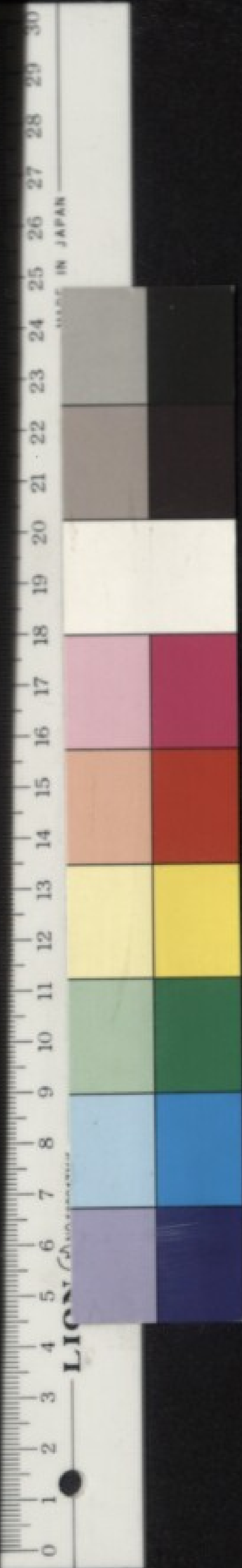
اسی طرح سے اگر کاروبار کے عمدہ طور پر چلنے یا کان بچنے یا کسی اور راست طریقے سے کچھ اور روپیہ اچانک تمہارے قبضے میں آجائے تو وضع داری اختیار نہ کرو اور کوئی بڑا گھر لیکر فضول خرچی سے نہ ہو بلکہ اس روپے کو علیحدہ جمع کرو اور صرف اسے گھر بنانے کے لئے استعمال کرو۔

اور جبکہ تمہیں گھر مل گیا ہے تو اسے رکھو میں ایک آدمی کو جانتا ہوں جس نے بھائیوں کے درمیان کئی سال تک سخت محنت کی اور بہت تکلیف اٹھائی پھر اس نے آخر ش کانوں کو بیچ دیا اور کئی ہزار ڈالر کا مالک بنگیا۔ اس نے ایک عمدہ آرام کا مکان خرید کر اس سے اپنی جورو کے نام پر کر دیا لیکن رفتہ رفتہ اقبالمندی کا زمانہ پلٹ گیا نئی کان میں روپیہ لگانے کے لئے گھر کو بیچنا پڑا اب اس خاندان کے پاس کوئی گھر نہ رہا وہ شخص جو زیادہ روپیہ کمانیکی جستجو میں اپنے خاندان کے گھر کو بیچ دیتا ہے اس شخص کا نزدیکی رشتہ دار ہے جو جوا کھیلنے کی خاطر اپنی بیوی کی شادی کی انگھوٹھی کو گروی رکھ دیتا ہے۔ ایسا مت کرو۔

(۳) کفایت شعاری کرو۔

کفایت شعاری کے بہت سے طریقے ہیں اور اس کے متعلق میں بہت سی تجویزیں پیش کرونگا۔

(۱) کفایت شعاری کے مضمون کا مطالعہ کرو۔ ایسی کتابوں کو پڑھو مثلاً وہ کتاب جو [illegible] نے اسی مضمون پر لکھی ہے اسمیں بہت سے اشخاص کے نمونے پیش کئے گئے ہیں جنہوں نے محنت اور کفایت شعاری سے اپنی زندگی میں





اقبالمندی حاصل کی ان بیانوں کا اپنے ہمسایوں اور دوستوں کے ساتھ مقابلہ کرادو دیکھو کر دوسرے کیونکر کفایت شعاری کرتے ہیں یہہ بہتر تدبیر ہوگی کہ مرد یا عورت دونوں ایک ساتھ موقع بموقع جلسہ کرکے اس بات پر گفتگو کریں کہ روپیہ بچانے کے کون کون سے عمدہ طریقے ہیں کس طرح سے تھوڑا روپیہ بہت عرصہ تک چل سکے کون کون سے کھانے زیادہ کفایت اور تندرستی کے ہیں۔ ایسے جلسوں میں بہت سے سوالات پر گفتگو ہو سکتی ہے جو گھر گرہستوں کے لئے مفید ہونگے اور ہر ایک اسمیں سے کفایت شعاری کے نئے نئے قاعدے سیکھیگی۔

شیطان سے کرینگے بخوبی مقابلہ
ہم تو صلیب عیسوی سر پر اُٹھا چکے

مُعزز و محترم جناب ایڈیٹر صاحب اخبار نور افشان دام لطفہ

ہم نے اخبار مسافر آگرہ مطبوعہ ۱۵ نومبر ۱۹۰۵ء میں ایک مضمون بعنوان "شیطان کا پہلا خط بنام انجیلی خدا" بافسوس پڑھا ہمیں اس امر کی حیرت ہے کہ شیطان نے جسکا ذکر بائبل مقدس میں ہے کوئی ایسا کمینہ اور بیجا اتہام قُدّوس اور **عادل** خدا پر نہیں لگایا۔ معلوم ہوتا ہے۔ راقم مضمون نے خدا پر یہہ الزام لگایا ہے کہ قدّوس نے ملک مصر اور فرعون پر متواتر سزا نازل کرکے سخت ظلم کیا۔ خدا کو ایسا کرنا واجب نہیں تھا۔ راقم مضمون کو معلوم ہو کہ بائبل کے مُقدّس اور عادل خدا نے ملک مصر اور فرعون پر جو سزا اپنے بندے موسیٰ کی معرفت نازل کی وہ ظلم اور ستم نہیں بلکہ عین انصاف پر مبنی تھی۔ آپ بائبل کو بغور ملاحظہ فرمائیں تو معلوم ہو جائیگا کہ انہوں نے خدا کی چنی ہوئی قوم بنی اسرائیل پر ناحق کسقدر ظلم و ستم روا کر رکھا تھا۔ اس کے علاوہ **تاریخ مصر** بھی اُس زمانہ کے ظلم و ستم اور فسق و فجور پر شاہد ناطق ہے۔ پس بائبل کے مقدس اور عادل خدا نے انکو مرد خدا موسیٰ کی معرفت سزا دی۔ اور یہہ عین انصاف اور **عدل** تھا چنانچہ دُنیا روتی میں تجربوں سے صاف ظاہر ہے۔ کہ خدا ہر ایک بدی کی سزا اوجہی طور سے اپنی آزاد مرضی کے مطابق دیتا ہے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے۔ تو وہ عادل اور منصف خدا نہیں رہتا۔ جہان گناہ ہے۔ وہاں اس کی سزا بھی ہے۔ کیونکہ خدا ہر ایک گناہ کی سزا دیتا ہے اور آیندہ (بروز قیامت) بھی دیگا۔ چنانچہ ہندوستان پر علاوہ قحط اور صدہا آفات کے آجکل وبائے طاعون اپنا ہاتھہ صاف کر رہی ہے۔ اور لاکھوں کیا کروڑوں انسان آجتک اس کے پنجہ میں گرفتار ہوکر راہی ملک عدم ہو چکے ہیں۔ اب اس کے بارے میں کیا کہا جائے۔ کیا اس کا نام ظلم ہے۔ یا خدا کا عدل و انصاف؟ شاید آپ کے خیال میں تو یہہ ظلم ہی ہوگا۔ مگر فی الحقیقت خداوند خدا قادر مطلق اس وبا کے ذریعہ سے لوگوں کو اُن کے گناہوں کے باعث **بدیہی** طور سے سزا دیکر اپنے عدل و انصاف کو ثابت کر رہا ہے اچھا صاحب اگر کوئی حاکم مجرم کو یا کوئی گورنمنٹ باغی کو سزا دے۔ تو کیا یہہ ظلم ہے؟ اگر آپکی نرالی منطق اور عجیب قانون کے رو سے اس کا نام ظلم ہی رکھا جائے۔ تو پھر اندھیر ہی اندھیر ہے۔ الغرض فرعون کے زمانہ میں خدائے عادل نے ملک مصر اور فرعون کو سزا دی تاکہ وہ اپنے گناہوں سے توبہ کریں۔ مگر انہوں نے توبہ نکی اور اپنے ظلم و ستم اور بدکاموں سے باز نہ آئے۔ نفس مضمون سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ راقم مضمون کا دلی منشا یہہ ہے۔ کہ خدائے عادل و منصف شیاطین اور انسانوں کو اُن کے گناہوں کی سزا نہ دے۔ تاکہ خوب دل کھولکر گناہ کئے جائیں۔ اور شاید یہی ویدوں کی بھی تعلیم ہوگی۔ ورنہ ایک **آریہ اخبار** ایسا راقم نعوذ باللہ اور خدائے عادل و قدّوس کو ناپاک گالیاں نہ دیتا۔

ہمیں امید ہے۔ کہ یہہ چند حرفی اور مختصر سا جواب کافی ہوگا لیکن اگر راقم خطا پھر بھی باز نہ آیا۔ تو اُس کے خط قابل لاحول کے ایسے پرخچے اڑائینگے۔ کہ اُسے تا قیامت میدان مباحثہ میں کوئی حجت لانے کی تاب باقی نہ رہیگی۔

راقم۔ الشیخ ناصر۔ ہردوار ضلع سہارنپور

خدا کے مطالبے اور اُنکی غرض

بہت سے قابل سمجھی ہیں جنسے خدا آج مطالبات طلب کر رہا ہے اور انکی شخصی خدمات مانگ رہا ہے لیکن وے اپنی خدمات کا گون پادریوں کو پہنا کر جھگڑی میں ہیں۔ انکو بائبل اور اُسکی تعلیم اور توبہ اور ایمان سے کوئی سروکار نہیں۔ اور کروڑہا کروڑ وہ لوگ ہیں جنکو بائبل اور بائبل کے خدا سے صاف انکار ہے۔ اے بھائیو۔ خدا نے صبر کے پھل تمکو کھلائے جسنے تمکو اسنے پالا اور پوسا۔ تمکو اُس نے مہلت اور زندگی عنایت فرمائی تمکو اُسنے زمین اور اسکی بھرپوری عطا کی اور آجکل تم تمام دولت کے مالک ہو پھر اگر خدا اپنے مطالبے تمسے نہ کرے تو کسسے کرے؟ کیا مردوں سے جنکو مہلت نہ ملی؟ کون بائبل کو سنے اگر تم سننا نہیں چاہتے۔ کون بائبل کو سمجھے اگر تم سمجھنا نہیں چاہتے۔ کون بائبل کو مسیح سے سیکھے اگر تم سیکھنا نہیں چاہتے۔ کون توبہ کرے اگر تمکو توبہ سے گولی لگتی ہے۔ کون توبہ کے لائق پھل لائے اگر تم لانا نہیں چاہتے اور کون مسیح کی پیروی کرے اگر تمسے نہیں ہو سکتی۔ اور کون گناہ اور ناپاکی کا بائبل کی سچائی سے مقابلہ کرے اگر تم میدان جنگ سے گریزان ہو۔ کون زندہ خدا کی عزت و حشمت کو اس ناپاک دنیا میں قائم رکھے اگر تم کو خدا کی عزت کی پروا نہیں ہے۔ جب تک ہم کو زندگی کی مہلت ہے ہمارا کام ہے کہ ہم الٰہی مطالبے اپنی زندگی میں پورے کریں اور جب ہم نہ ہونگے تو خدا کوئی اور انتظام کریگا۔

خدا کے مطالبوں کی تکمیل کا نفع ہمارے اور ہماری اولاد کے لئے ہے۔

الٰہی مطالبوں کی ادائیگی میں گنہگار روح نہایت بڑی نعمتوں کی وارث ہو جاتی ہے۔ خاصکر گناہ سے رہائی اور صداقت کی تحصیل۔ الٰہی فرزندیت۔ روحانی زندگی میں سرفرازی۔ ایمان اور امید اور محبت کی کل برکتوں کا حصول۔ ہر ایک راستی اور صداقت میں مستقل زندگی اور ہر ایک ناراستی پر غالب زندگی اور ہر ایک نعمت جو مسیح پر ایمان لانیکی شرط پر مل سکتی ہے۔ وہ سب ان مطالبوں

کی ادائیگی میں ادا کنندہ کو مل جاتی ہو۔ اسلئے ہر ایک الہٰی مطالبے کی تکمیل کا نفع

پہلے ہمارے لئے ہی

پھر ہمارے عزیز و اقارب کے لئے ہے

اور پھر ہمارے کل بنی آدم بھائیوں کے لئے ہے۔

ہیں سنا اور آپ نے سینکڑوں وفادار سپاہیوں کے لشکروں کی نسبت پڑھا ہوگا کہ وے وعدہ وفائی اور مطالبوں کے ادائیگی میں اپنی عزیز جانیں میدان جنگ میں نثار کر چل دیئے اور آجکل چلے جاتے ہیں (جنگ جاپان اور روس پر غور کرو) شاہی صبر و قناعت کے ایام میں ان سپاہیوں نے بہت نفع حاصل کیا اور اب مطالبے کے وقت اپنی جانوں پر کھیل رہے ہیں تاکہ اپنی اولاد کے لئے اور اپنی بادشاہ کے لئے اور اپنی قوم کے لئے نفعات قائم کریں۔ اور اپنی وفاداری کا ثبوت دیویں الہٰی مطالبات کی ادائیگی کے فواید اور نفع ہمارے لئے بیشتر اور ہماری اولاد اور قوم کے لئے زیادہ ہیں۔ اے دوستو الہٰی صبر کے ایام میں ہمنے کیا نفع حاصل کیا ہے اور ہم کیا اپنے پچھلے عزیزوں کے لئے چھوڑ جائینگے؟ اگر ہمنے آجتک الہٰی مطالبے پورے نہیں کئے تو ہمنے یقیناً کوئی جنگ زندہ خدا کے لئے نہیں کی۔ اور ہمنے زندگی میں نہ صرف خود کوئی نفع حاصل نہ کیا بلکہ ہم آنیوالی ان اقوام کے لئے آفت و غضب جمع کر چلے ہیں جو ہماری نسلی سلسلے سے آگے کو پیدا ہونیوالی ہیں۔ وہ نقصان پر نقصان اٹھا اٹھا کر ہماری جانوں کو رو دینگے اور کوسینگے جیسے کہ ہم اپنے باپ دادوں کی جانوں کو رو رہے ہیں جنہوں نے خدا کے مطالبوں کو ادا نہ کیا۔ اب وقتوں کو غنیمت جانو اور خدا کی طرف پھیرو۔ تاکہ تازگی بخش ایام آویں۔

راقم۔ پادری۔ غلام مسیح از دہرودن۔

ایس۔ ایم جیکب صاحب اسسٹنٹ کمشنر دہلی جیکمنر صاحب کی جگہ جو دفتر سیکرٹری ایٹ میں خاص کام پر لگائے جاوینگے۔ کیتھل میں تعینات کئے گئے۔

نظم برائے جلسہ سنڈے سکول

جہان دیکھو وہاں انوار دینی کی اشاعت ہے
ہر اک جانب خوشی ہے عیش ہے سامان راحت ہے
ہیں طالب علم جتنے سب کے سب شادان و فرحان ہیں
ہویدا چہرہ غم سے بھی اک گونہ بشاشت ہے
سبب پوچھا جو اس کا میں نے تو اک فرد ابل اٹھا
تجاہل عارفانہ کی بھلا کیوں تجھ کو عادت ہے
نہیں معلوم ہے تجھکو یہ پہلا مہینہ ہے
اسمیں جلسہ سنڈے کا اک روز سعادت ہی
نہیں یہ فصل گل پر موسم گل کا یہ نقشہ ہی۔
خوشی کا دور ہے اور دور تر دور ملالت ہے
جو لڑکے پڑھتے ہیں سنڈے کے دن اسکول میں آکر
ہر اک چہرے سے ظاہر ان کی آثار بشاشت ہی
ہوا معلوم ہمکو جب پڑھا انجیل کو ہم نے۔
کہ خالق کی طرف سے یہ معانی کی بشارت ہے
ہمارے واسطے تعلیم انجیل مقدس کی
ذریعہ علم کا ہے باعث ترک جہالت ہے
نہ کیونکر ہم بشوق دل پڑھیں بائبل مقدس کو
کہ اس کے ہر ورق میں درج روحانی عبارت ہے
اشاعت جب ہوئی گھر گھر یہاں انجیل اقدس کی
صداقت کی ہوا سے بجھ گئی شمع جہالت ہی
ہمیں ہر وقت انجیل مقدس یہ سکھاتی ہے
بچو اُس راہ سے جس راہ میں خوف ہلاکت ہے
بہت احسان مند ہیں ہم مشن کے کرم سے جنکی
ملا وہ خوان ہمکو جسمیں روحانی حلاوت ہے
دعا خالق سے ہی ہر دم رکھے راہ ہدایت پر
یہی ہے مدعا اپنا اسی میں اپنی راحت ہے

دو عالم کی بھلائی ہی جب اس اقرار سے حاصل
مسیح کے قول سے انکار کرنا اک حماقت ہی

راقم

عبدالعزیز متعلم لیٹ سٹوڈنٹ مشن ہائی سکول شہر لودیانہ

غزل

نہ کوئی مونس تھا اُس دم اور نہ کوئی یار تھا
حال تھا ابتر نہایت سخت میں بیمار تھا
ہو نہیں سکتا بیان میں کیقدر لاچار تھا
کوڑہ عصیان تھا بدن میں موت کا آزار تھا
جستجوئے شافی مطلق میں در در خوار تھا
مدعا دل کا مرے ملتا نہیں زنہار تھا
ناگہاں دیکھا جو میں نے بر رہ مصلوب کو
مل گیا مجکو وہی جو کچھ مجھے درکار تھا
اُسکی پسلی سے ٹپکتے تھے جو قطرے خون کے
میں نے سمجھا مری خاطر یہ اسکا پیار تھا
جس نے دیکھا تجھکو عیسیٰ اُس نے دیکھا باپکو
دیکھ لینا تجھ کو گویا باپ کا دیدار تھا
ہم عدم میں سمجھے اس ہستی کو گلشن پر بہار
آنکھ جب کھولی تو دیکھا صحرائے پرخار تھا
مرتبہ و شان تیری ہے عیان راجہ بیان
رب کا پیارا انبیا کا افسر و سردار تھا
میں نے چاہا کچھ لکھوں عیسیٰ تیرے اوصاف میں
لیک عاجز اس میں میرا خامہ ناچار تھا
سادگی بر سے ہو شیدا تیرے مصرعوں سے عجب
سادگی ہی سے ہوا مصلوب تیرا یار تھا

خاکسار

ای۔ ٹی۔ آر شیدا۔ از پھلیراہ



جناب من اڈیٹر صاحب تسلیم

امید ہو کہ مضمون ذیل کو اپنے نامی اخبار نور افشاں میں جگہ دیکر کمترین کو مرہون منت فرمادیں ۔

اسوقت ایک کتاب مسمّی بہ تاویل القرآن میری زیر نظر ہو۔ جسکو علامہ مصنف نے کافتہ المسلمین کی بہبودی کے لئے شایع کیا ہے۔ فی الحقیقت حسن مضمون کے لحاظ سے ہندوستانی مسیحی مصنفوں میں اسکی نظیر نہیں ملسکتی ہے۔ اس کتاب میں ایک خوبی ہے جو عموماً کتب مناظر میں نہیں ملتی۔ اور یہہ ایک شکایت ہو جس کا تذکرہ ضروری ہے۔ اسی کتاب کی کیا خصوصیت ہو۔ بلکہ اکبر مسیح صاحب کی تمام تصنیفات میں یہی خوبی پائی جاتی ہے۔ انکی تحریر حشو زوائد و سقط سے پاک ہوتی ہے۔ وہ رابطہ مباحثہ و مناظرہ کے خلاف کبھی نہیں لکھتے یہی وجہ ہے کہ انکی تصانیف مخالفین میں بھی منظور نظر ہیں جسکو دوست و دشمن شوق سے پڑھتے ہیں اور فی الواقع ایک سچے مسیحی کی تحریر ایسی ہی ہونی چاہئے۔ جسطرح اہل اسلام کی کتب مناظرہ عموماً تحت کلامی حقارت و غیر متعلق ابحاث سے پر ہوتی ہیں۔ عیسائیوں کی کتابیں بھی جو انہیں کے جواب میں ہوتی ہیں ان عیبوں سے خالی نہیں۔ اگر مخالفین نے اس طرز کو اختیار کیا تو وہ معذور ہیں۔ کیونکہ ایک کوتاہ خیالات و محدود معلومات اور متعصبات سے یہی توقع ہوسکتی ہو۔ پس ہم زبدۃ المتکلمین اکبر مسیح صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں کہ انہوں نے ہمارے علم کلام کی اصلاح کی۔ اور ایسا عمدہ نمونہ پیش کردیا کہ آج سے برابر آپ ہی کی تصنیفات قابل تقلید سمجھی جاینگی۔ اور ہر مصنف آپ ہی کی تصنیفات کی بنیاد پر بنیاد رکھیگا۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

اس کتاب میں علامہ نے تین امور پر بحث کی ہے۔

(۱) قرآن کی ترتیب و جمع میں نقص ہے۔

(۲) من حیث التاریخ نامکمل ہے۔

(۳) تفسیر کے لئے توراۃ و انجیل مقدس کی ضرورت ہے ۔

امر اول کی بابت اڈیٹر عصر جدید جناب غلام الثقلین صاحب نے کچھ لکھا ہے جنکی عبارت ملخصاً یہہ ہے۔ کتاب تہذیب سے لکھی گئی ہے۔ مصنف واقف بھی معلوم ہوتا لیکن تعجب ہو کہ جہاں اُس نے اس قدر سواد جمع کیا وہاں اس بات پر لحاظ نہیں کیا کہ موجودہ ترتیب میں بھی قرآن ایک معجزہ اور عالیشان نشان ہے جس کا مثل محال ہے"۔

اڈیٹر صاحب نے قرآن کو صرف ایک "خیالی" معجزہ تسلیم کرکے امور ثلاثہ پر کچھ لحاظ نہیں کیا کہ مصنف علامہ کے خیالات کہاں تک راست ہیں۔ صرف اِس فقرہ پر کہ "سب مسلمان مورخین قائل ہیں کہ جو کچھ اسوقت موجود ہے وہ سب کلام الٰہی ہے الخ" اکتفا کیا اور بس حالانکہ وہ خود جانتے ہیں کہ ایک محقق کے نزدیک یہہ جواب کافی نہیں ہوسکتا ہے کیونکہ بحث اس سے نہیں ہے کہ مسلمان علما کس بات کے قائل ہیں بلکہ اس سے بحث ہو کہ انکو کس بات کا قائل ہونا چاہئے۔ کیونکہ اگر سب مورخین یہہ نہ کہیں کہ بہیئت موجودہ قرآن شریف کلام الٰہی ہے تو انکا ایمان لانا یا مسلمان کہلانا عبث ٹھہرتا ہے۔ لہٰذا وہ ہیئت موجودہ پر قناعت کرکے یہہ کہنے پر مجبور ہیں کہ جو کچھ ہے یہی کلام الٰہی ہے۔ ہم بھی تو آپ ہی کے مورخین کی بدولت کہتے ہیں کہ اگر قرآن موجودہ وہی قرآن ہے جو کہ آنحضرت کے ہاتھ سے ملا تھا تو زید اور ابن مسعود کی مخالفت کس بات پر تھی۔ ابن مسعود کی مخالفت اور ممبر پر بیٹھ کے زید کو برا بھلا کہنا یہہ سب اس بات پر شاہد ہیں کہ ضرور زید اور ابن مسعود کے قرآن میں تباین کلی تھی۔ ورنہ مخالفت کی کوئی وجہ نہ تھی۔ دیکھئے خلاصتہ البیان فی تالیف القرآن مصنفہ جودت پاشا۔ مطبوعہ مصر۔ اگر زیادہ تحقیق کی ضرورت ہو تو دیکھئے اتقان مطبوعہ مصر صفحہ ۵۸ کے النوع الثامن عشر فی ترتیبہ و جمع"۔

تب آپ پر روشن ہوگا کہ فی الحقیقت آنحضرت کے زمانہ میں کوئی قرآن بہیئت موجودہ موجود نہ تھا۔ بلکہ جو کچھ اسوقت موجود ہے وہ حضرت ابوبکر و عثمان کی تالیف ہے۔ چنانچہ اتقان کے حوالۂ بالا میں صاف لکھا ہوا موجود ہے کہ قال ابی تولہ عن زید ابن ثابت قال قبض النبی صلے اللہ علیہ وسلم ولم یکن القرآن جمع فی شئی۔ یعنی جب آنحضرت کا انتقال ہوگیا تو قرآن کوئی چیز میں جمع نہ تھا۔ باقی رہا قرآن کا معجزہ ہونا یا نہونا یہہ اس کتاب کا موضوع نہیں۔ اس پر یہاں پر بحث کرنا فضول ہے میں نورافشان میں کچھ بعنوان لجتہ البیان فی فصاحت القرآن لکھ چکا ہوں اور آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ لکھونگا۔

نیازمند

سلطان محمد ساز کانپور

جناب اڈیٹر صاحب دام ظلکم

برائے مہربانی چند سطور کو اپنے اخبار گوہربار میں جگہ دیکر بندہ کو ممنون و مشکور فرمائیگا۔

ہمارا مخصوص سالانہ دعائی جلسہ

یہہ جگہ ایک چھوٹی سی نگری اور مختصر سا قصبہ ہو اور دامن کوہ میں ہونے کے سبب سے خوشگوار آب و ہوا اور لطیف جگہ ہو جیسا کہ کل دنیا میں یہہ ہفتہ مخصوص ہوا ویسے ہی یہاں پر بھی مقدس ٹھہرایا گیا۔ شاید ناظرین بانمکین خیال کریں۔ کہ ایسی بات کا ذکر ایسی چھوٹی جگہ سے ہونیکا کیا فایدہ اور اس کا اخبار میں مشتہر کرنے سے کیا سود۔ ہاں جسطرح بڑے بڑے شہروں میں خداوند کے بندے سرنگوں ہوکر ملتمس ہوئے ویسے ہی یہاں کے معدودے چند اشخاص بھی اُسی دعا رہ الفا پروردگار سے ملتجی تھے۔ ہر روز دس بجے دن کے اور چار بجے شام کے اس جلسہ کا انعقاد ہوتا اور ہر بھائی کو دعا کرنے کے لئے اور اُس دن کے مضمون پر مقررہ اشخاص تھوڑی دیر کے لئے کچھ نہ کچھ کہتے اور پھر دعا ہوتی اور ہر طرح سے خداوند سے پورا پورا دعوے کرکے فرزندانہ آرزو سے اُس پرشور تپاسے ملتے رہے اور اس ہفتہ میں ایک روز میجک لالٹین سے لیمپوں میں اور دوسرے روز انگریزوں میں ہمارے مشنری نے انگلستان جاپان وغیرہ کے عجیب عجیب منظر دکھائے اور اُن تصویروں سے ہمارے لئے

روحانی اسباق سکھائے اور آخری دن میں اہل یہود اور ہوم مشن کے لئے خوب سرگرمی سے دعاؤں اور مناجاتوں کا ہدیہ خداوند تک پہنچا اور ہوم مشن وہکو سلف سپورٹ کا مقدمہ کہیں تو بجا ہے۔ اسکے لئے ہم بہت مشکور ہیں کہ جن کا اظہار۔ ہندوستان افریقہ۔ آسٹریلیا۔ چین و جاپان ہیں۔ جیسا امریکہ اور انگلستان نے جہالت و بطالت سے نکلکر یہی آزادانہ روح حاصل کی ہے ویسے ہی ہم کو چاہئے کہ ہم بھی اپنی قسم کی ہوم مشن حتی الوسع قائم کریں تاکہ جیسا وہ فارن مشنوں کے لئے اپنا پیٹ کاٹکر مختلف ممالک میں روپیہ خداوند کی خدمت کے لئے بھیجتے ہیں۔ ہم بھی خداوند کی مدد سے وہ روح حاصل کریں۔ اور شکر ہے خداوند کا کہ چند جگہ پنجاب میں ہوم مشن بھی قائم ہوگئی ہیں اور اپنی ہی طرف سے خداوند کے جلال کے لئے دیتے ہیں۔ اور اہل یہود پر خداوند اپنی بڑی برکت نازل کرے کہ جو اقوام خداوند کی چیدہ تھی وہ اگرچہ خداوند سے پھر گئی تو بھی ہماری دعا ہے کہ وہ اپنی چھوڑی ہوئی وراثت کو پھر پہنچیں اور اگرچہ انہوں نے مسیح کو رد کیا مگر آخر کو وہی کونیکا سرا ہوا۔ بڑے بڑے امصار و دیار میں اس جلسہ کے لئے بہت کچھ کوشش کی گئی۔ کاشکہ ہماری بھی دعائیں ان کے ساتھ یہہ ہوکہ اے خداوند وہ دن جلد آوے کہ تیرا ہی جھنڈا کل دنیا میں پھیلے۔ کوتاہ قصہ یہہ میری آرزو ہے کہ آپ ان پہاڑی جگہوں میں اور پہاڑی حصوں کے لئے دعا مانگی جائے کہ جہاں اگرچہ لوگوں کے دل پتھر ملی زمین کیطرح جہالت اور بطالت کے ذریعہ سنگین دل تھے پر انہیں جگہوں میں خداوند کا کلام پھیلتا ہے اور روز بروز امید واثق ہے کہ پھیلتا جاویگا۔ اور بہت سی جگہیں ابتک ایسی ہیں کہ جہاں کے لوگوں نے ہمارے منجی کا نام تک نہیں سنا وہاں ہمارے نجات دہندہ کا وہ قول پورا ہوتا ہے کہ فصل تو بہت پر مزدور تھوڑے ہے۔ آمین ثم آمین۔

ایس پی۔ جبل از کالکا۔

بی۔ ایچ برڈ صاحب بطور ڈسٹرکٹ جج امرتسر میں تعینات کئے جاوینگے۔

چینی لونڈی

سوچم نے کہا "چپ رہو۔ ایسا مت بولو" اور مسرلاکر اور لنگ سو کے مالک کی طرف جو اس وقت تک سو رہا پڑا تھا ہاتھ سے اشارہ کرکے بوڑھیا نے لڑکی کو سمجھا دیا کہ جب تک وہ موجود ہے اسکی نسبت کچھ نہ کہنا چاہئے۔ اور حقیقی والدہ کی مانند وہ اس چھوٹی لڑکی کو ادہر اودہر کی چیزوں کی طرف متوجہ کرنے لگی تاکہ وہ گھر کا خیال چھوڑ دے۔ اُس نے اُن کشتیوں کی طرف جو دریا کے بہاؤ کی طرف جا رہی تھیں اسکی توجہ دلائی اور بتلایا کہ انہیں کیا کیا بھرا ہوا ہے۔ ایک میں بہت سی ٹوکریاں تھیں جو نیچے کی طرف سے کشادہ اور اوپر کی طرف تنگ تھیں انہیں مرغی یا بطخ کے بچے بھرے ہوئے تھے۔ ایک اور کشتی میں بہت سے سور تھے اور ہر ایک کو ایک لمبی تنگ اور گول ٹوکری میں جو دونوں طرف سے کھلی تھی رکھا ہوا تھا۔ انہیں سے کوئی سور بھی بندھا نہیں تھا اور وہ اس ٹوکری میں ایسی ترکیب سے پہنچایا گیا تھا کہ اس سے باہر نہیں نکل سکتا تھا۔ لنگ سو کے لئے یہہ بڑی دل لگی تھی۔

کچھ فاصلہ پر ایک اور کشتی میں چھوٹی چھوٹی خشک پتلی لکڑیاں تھیں جنکی نسبت بوڑھیا نے کہا کہ یہہ بڑے شہر میں لے جاکر فروخت کی جاتی ہیں اور لوگ انکو آگ سلگانے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اُس کے پیچھے ایک بہت بڑی کشتی تھی جسمیں بڑے بڑے شہتیر تھے۔ سوچم نے بتلایا کہ ان کو چیر کر تختے بناتے ہیں۔

دوپہر کے قریب ملاحوں نے کشتی کا رخ کنارے کی طرف کیا۔ کشتی کو کنارے کے ساتھ لگا کر باندھ دیا۔ لنگ سو کے مالک نے کرایہ ملاحوں کو دیدیا اور پھر اُس چھوٹی لڑکی کی طرف متوجہ ہوکر کہا۔

"نکل آؤ۔ ہمیں یہیں اُترنا ہے۔ چلی آؤ۔" اور بغیر ٹھہر کر دیکھنے کے کہ آیا وہ آتی ہے یا نہیں تختے پر سے ہوکر کنارے پر پہنچ گیا۔

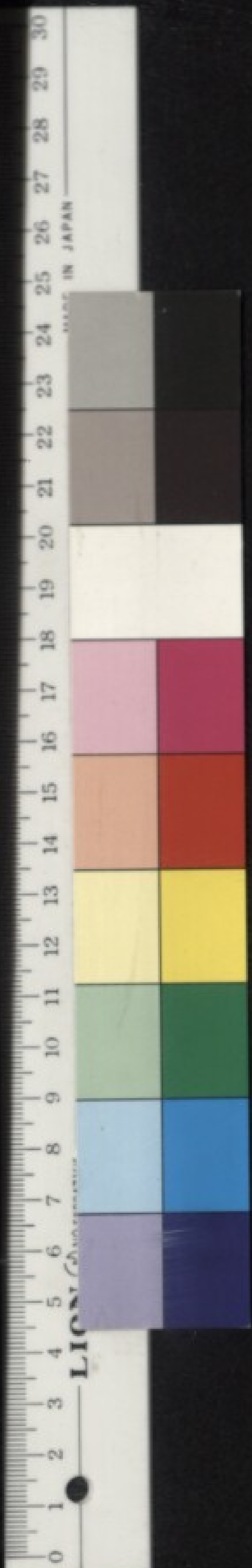
لنگ سو اسی جگہ پر کھڑی کھڑی چلانے لگی۔ جب اُس نے اُس کا رونا سنا تو اُسکی طرف منہ پھیر کر ایسی سختی سے اسکو دھمکانے لگا کہ وہ جو ابتک کل شام کے تھپڑ نہیں بھولی تھی سہم گئی۔ اور جب اسکی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو اسکی گالوں پر سے بہہ بہہ کر گرنے لگے تو اس نے اپنے چھوٹے چھوٹے بازو سوچم کی طرف پھیلائے اور کہا "مہربانی کرکے مجھے اٹھالو۔" رحم دل بوڑھیا کے پاس اگرچہ اپنا بھاری بوجھہ پڑا ہے جانے کے لئے تھا تو بھی اس نے جھک کر لنگ سو کو بھی اٹھا لیا۔ لڑکی نے اپنا چہرہ سوچم کے جھڑی دار رخساروں کے ساتھ لگاکر آہستگی سے کہا۔

"میں تمہارے ساتھ رہنا چاہتی ہوں۔ میں تم کو پسند کرتی ہوں۔ تم ٹھیک میری ماں کی مانند ہو۔ کیا تم مجھے اس کے پاس واپس لے چلوگی۔ وہ تمہیں بھی پیار کریگی۔"

اُس نے کہا۔ "اب نہیں۔ لیکن پھر کسی دن کوشش کرونگی۔"

تھوڑی تھوڑی دور چلکر آرام کرتے ہوئے چند میلوں کا فاصلہ طے کرکے وہ تینوں ایک چھوٹے سے گاؤں میں جو پہاڑ کے دامن میں واقع تھا پہنچ گئے۔ اس گاؤں کا کسی قدر مفصل حال ہم اگلے باب میں بیان کرینگے۔

ہر ایک مسافر جو اس چھوٹی لڑکی کے سامنے آتا ہوا دکھائی دیتا اس کے لئے اجنبی تھا۔ اور وہ اُس ننھی کو ایسی تیز نگاہ سے دیکھتا تھا کہ وہ سوچم کے ہاتھ کو زور سے پکڑ لیتی تھی کیونکہ وہ اب پیدل چل رہی تھی اور اپنے چہرے کو اس کے کپڑوں میں چھپانے کی کوشش کرتی تھی۔ جب وہ چلی جا رہی تھی اس نے سنا کہ لوگ دہیمی آواز سے کہتے جاتے ہیں کہ "ہا ہو ایک اور چھوٹی سی لونڈی لایا ہے تعجب نہیں وہ اس کو بھی قتل کر ڈالے۔" لنگ سو اس کا مطلب تو نہیں سمجھی مگر اس نے خیال کیا کہ وہ اسی شخص کی نسبت کہہ رہے ہیں جس کے پیچھے پیچھے میں چل رہی ہوں۔ اس سبب سے وہ اور بھی خوف زدہ ہوگئی۔ رفتہ رفتہ وہ شخص ایک گھر کے دروازے کے پاس پہنچکر ٹھہر گیا اور دروازہ کھولکر لنگ سو سے کہا اندر چلی جاؤ یہہ





میرا گھر ہے۔ لیکن جب لڑکی نے دیکھا کہ سوچم آگے بڑھی چلی جاتی ہے تو چلانے اور رونے لگی اور اُس کا ہاتھ پکڑ کر کہا مت جاؤ مجھے گھر میری ماں کے پاس لے چلو اور میرے ساتھ ٹھہرو۔

پیشتر اس کے کہ وہ شخص چھوٹی لڑکی کو دروازے سے دھکیل کر اندر پہنچا دے اور دروازہ بند کرے بوڑھیا صرف اتنا ہی کہہ سکتی تھی لڑکی میں جلدی آؤنگی اور تمہیں دیکھوں گی۔ پھر وہ شخص اسکو ایک اور دروازہ میں سے دھکیل کر کمرے میں لے گیا جہاں ایک عورت اور لڑکی بیٹھی ہوئی تھیں اور کہا "یہہ لونڈی ہے جسے میں لایا ہوں اور اگر وہ چلاوے تو اسے خوب مارو اور سیدھا کرو۔ وہ جلدی کام کرنے کے لائق ہو جاویگی۔ یہہ عورت اور لڑکی ہو کی جو لنگ سو کا مالک تھا جورو اور بیٹی تھیں وہ بھی اُس سے اس قدر ڈرتی تھیں جتقدر کہ یہہ چھوٹی لڑکی۔ انہوں نے اس شخص سے کچھہ نہ کہا کیونکہ انہوں نے تجربہ سے سیکھہ لیا تھا کہ اس شخص سے جس قدر کم گفتگو کی جاوے اسی قدر بہتر ہے۔ لیکن دونوں نے چھوٹی لڑکی کی طرف ایسے غور سے نگاہ کی کہ وہ رونے لگی مگر اُس شخص کی گھڑکی کے ایک ہی لفظ "چپ رہو" نے اس کو خاموش کر دیا۔ کھانا کھا کر سو باہر چلا گیا۔ وہ عورت لڑکی کے لئے ایک رکابی چاولوں کی اور ایک جوڑہ لکڑیوں کا جسکے ذریعہ چاول کھاتے ہیں لائی۔ لڑکی نے تمام چاول کھا لئے کیونکہ اسکو بہت بھوکھ لگی ہوئی تھی جب سے گھر سے آئی تھی اُس نے کچھہ نہیں کھایا تھا۔ راستے میں اُس کا دل ایسا خراب ہو رہا تھا کہ اُس نے وہ کھانا جو اس کے مالک نے اسکو دیا نہیں کھایا تھا۔ رات بہت جلد ہو گئی اگرچہ لنگ سو کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وقت گذرنے میں ہی نہیں آتا۔ سونے سے پیشتر چاولوں کی ایک اور رکابی اسکو دی گئی اور کھانے کے بعد اجازت ملی کہ جا کر سو رہو۔

ایک چھوٹے سے کمرے میں ایک تخت پوش پڑا تھا اور اُس پر ایک بڑا سا چینی کمبل بچھا ہوا تھا اور اس کے اوپر بانس کا ایک چھوٹا سا تکیہ دھرا تھا۔ یہہ لنگ سو کا بستر تھا۔ چونکہ غریب چینیوں کے پاس عموماً اس سے بہتر بستر نہیں ہوتے اس لئے اس چھوٹی لڑکی کے لئے یہہ بستر تو بُرا نہیں تھا مگر یہہ اس کا اپنا بستر جو اسکی ماں کے پاس ہوا کرتا تھا نہیں تھا۔ اندھیرے کمرے میں تنہا جب کوئی تسلی دینے والا نہیں تھا اور نہ نیند کے آنے تک کوئی اس کے پاس بیٹھنے والا تھا جب تک کہ اسکو نیند نہ آئی ننھی پیاری۔ بیکس لونڈی روتی رہی ۔

سونے سے پیشتر اس نے خیال کیا کہ میری ماں مجھے بزرگوں کے تھان کے پاس لے جایا کرتی تھی اور سکھلاتی تھی کہ میں جھک کر اس روح سے جو تھان میں ہے دعا کیا کروں تاکہ جب میں سو جاؤں تو وہ میری نگہبانی کرے۔ لیکن اب اُس نے خیال کیا ماں تو یہاں نہیں ہے جو دعا مانگنے میں میری مدد کرے اور نہ یہاں روح ہے جس کے حضور میں دعا کر سکوں ابن لنگ (سیاہ فام آدمی، جسکی نسبت لڑکے کہا کرتے ہیں) یا کوئی دیو روح، مجھے پکڑے گی ۔

خوف سے کانپتی ہوئی چھوٹی لڑکی اپنے بستر میں گھسی اور آہستہ آہستہ گڑگڑا کر اپنی ماں کے لئے روتی رہی جب تک کہ ہر ایک چیز پر نیند کی خاموشی نہ چھا گئی ۔

بیچاری لنگ سو نے یسوع کی نسبت جو بچوں کی جب وہ سو جاتے ہیں نگہبانی کرتا ہے کبھی نہ سنا تھا۔ وہ مندر کے بتوں یا مُردوں کی روحوں کے آگے جنکی نسبت اسکی ماں نے کہا تھا کہ تھان یا قبر میں زندہ ہیں دعا کرنا جانتی تھی لنگ سو کو یسوع مسیح کا کچھہ بھی گیان نہ تھا اس واسطے اس کا رات کی تاریکی میں ڈرنا کچھہ تعجب کی بات نہ تھی۔ دنیا میں بے شمار لنگ سو کی مانند ہیں ۔

این۔ پی۔ ڈی

کپتان ڈبلیو اے۔ بی ینگ صاحب۔ متعلقہ پلٹن نیزہ برداران نمبر ۱۔ کپتان ڈرمنڈ صاحب کے لمبی رخصت پر رہنے کے ایام میں قائم مقام ایڈجی ٹنگ۔ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب رہینگے ۔

اباواجداد کا مذہب

اگر ہم بزرگان سلف یعنی طوفان نوح سے پیشتر کی دس پشتوں کا دین و ایمان دریافت کریں تو کسی دنیا کی تواریخ سے مشکل سے کچھ بھی نہ ملیگا نہ کسی غیر اقوام کی مذہب کی کتاب سے یہہ حال آشکارہ ہوگا کہ اُن بزرگانِ قدیم کا کس بات پر ایمان تھا اور کہ وہ خدا کی نسبت کیا کچھ جانتے تھے ہمارے ملک کے جاہل اور متعصب ہندوں اور محمدیوں سے جب اس بات کی بابت کبھی قیل و قال ہوتی ہے تو وہ ایک ہنسانے والی بات سناتے ہیں کہ حضرت آدم کے دو بیٹے تھے ایک کا نام رام تھا اور دوسرے کا اسم رحیم تھا پس رام سے ہندو اور رحیم سے مسلمان نکلے۔ دیکھو یہہ کیا واہیات بات ہے حالانکہ مذہبی کتابیں خواہ کسی مذہب کی کیوں نہ ہوں اس بات کو رد کرتی ہیں۔ یہہ نام آدم کی اولاد یعنی طوفان سے پہلے کسی طرح ثابت نہیں ہوتے ۔

بات سچ صرف اتنی ہے کہ آدم کے دو فرزند فرد تھے ایک قائن اور دوسرا ہابیل۔ قائن بے ایمان اور خونی نکلا اور ہابیل راستباز اور خدا پر ایمان رکھنے والا تھا جو بدست قائن بے دین کے شہید ہوا اور قائن لعین کی اولاد طوفان نوح میں ڈوب مری دریافت اتنا کرنا چاہئے کہ ہمارے آباؤ اجداد کا نوح ہی تک دین و مذہب کیا تھا جس کی نسل اب روئے زمین پر آباد ہے اول حضرت آدم یعنی انسان اول کا مذہب آدم کے گناہ کی معافی اور بحالی کی امید پیدائش ۳: ۱۵ سے اور نیز اور آیت میں پائی جاتی ہے دیکھو وہاں عورت کی نسل کا ذکر ہے اور شیطان کے ساتھ جنگ کا تذکرہ بھی پایا جاتا ہے غور سے تلاش کرو کہ یسوع مسیح عورت کی نسل ہے اور وہی اکیلا ہے جو شیطان پر کامل فتحمند ہے۔ اس کی انسانیت کو شیطان نے کچلا اور اُس نے شیطان کے سر کو کچلا جیسا لکھا

ہے کہ خدا کا بیٹا اِس لئے ظاہر ہوا کہ شیطان کے کاموں کو نیست کرے - اور جب یہہ بات صاف ہے تو پھر ہم کیوں نہ کہیں کہ پیدائش ۳: ۱۵ میں جو عبارت ہے اُس کا یہی مطلب خدا کے علم میں تھا اور جب یہی مطلب ہے تو یہی دین کی اصلی بات خدا نے آدم اور حوا کو سکھلائی تھی اور اُسی ایمان سے انہوں نے نجات بھی پائی دیکھو یہہ کیسی قدر والی بات ہے نا سمجھ اور متعصب آدمی اس کی قدر نہیں جانتا -

پھر سطور ہے کہ گناہ کے بعد انہوں نے معلوم کیا کہ ہم ننگے ہیں - کیونکہ راستبازی کا لباس اُتر گیا تب وے ناپایدار لنگیاں تیار کرنے لگے جو بے بنیاد تھیں جو تھوڑی دیر کو سوکھ جانیکو تھیں یہی حال اُس آدمی کا ہے جو اپنی تجویز اور عقل سے مذہب کی راہ اور نجات سرمدی کو حاصل کرنا چاہتا ہے - لکھا ہے کہ خدا نے ان کو چمڑے کے کُرتے بنا کے پہنائے ۲۱ آیت یہہ چمڑا کہاں سے آگیا؟ ضرور کوئی جانور مارا گیا اور اُس کا چمڑا اُتارا گیا تب یہہ مضبوط پایدار کرتے بنے - یہاں سے ہم کو معلوم ہوگیا کہ قربانی کا دستور اُسی وقت اِن کو بتلایا گیا اور ان کے گناہ کا کفارہ دیا گیا اگر کوئی جمحتی اِس بات کو تسلیم نہ کرے تو ہم پوچھتے ہیں کہ پھر ان کا ایمان گوشت اور خون پر تھا ہرگز نہیں بوجہ بنائے عالم سے پیشتر خدا کے علم قدیم سے ذبح ہوا اِس کے کفارہ کی بابت کا نقشہ آدم کو دکھلایا گیا نہ کہ پوری حقیقت - کیونکہ اسوقت اُن کی عقل اتنی سمجھنے والی نہ تھی اب جس کے اوپر موت کا فتوے ہوچکا یا وہ خود مرے یا کوئی دوسرا اِس کے بدلے میں اپنی جان دیوے - سوچو کہ آدمی کے بدلے حیوان سے خدا کی رضامندی کیونکر ہو سکتی ہے - اور کیونکر اُن سول انسان کی خاطر پانچ یا دس یا بیس روپے قیمت والے حیوان منظور کیا جاوے چنانچہ زبور ۴۰: ۶-۸ میں یہہ لکھا ہے - کہ تو نے قربانی اور ندرگی خواہش نہ کی بلکہ میرے لئے ایک جسم تیار کیا پوری سوختنی قربانیاں اور گناہوں کی قربانیوں سے تو خوش نہ ہوا اس وقت میں نے کہا دیکھ میں آتا ہوں کتاب کے ورقوں میں میری نسبت لکھا ہوا ہے - تا کہ اے خدا تیری مرضی پوری کروں - بمقابلہ عبرانیوں ۱۰: ۵-۷ - آدم وحوّا پر خدا کی طرف سے رحم ہوا جو اللہ تعالیٰ کی پر جلال ذات پاک کے مناسب تھا کہ اولاً ان کو آنیوالے کا خیال بخشا گیا پھر آنیوالے کی تصویر اِس جانور کے ذبح ہونے سے اِن کو دکھلائی اور فی الحقیقت اُن کی برہنگی ڈھانپی گئی جس میں اشارہ تھا کہ گنہگار اِن کی خاطر بے گناہ مریگا اور وہ اپنی راستبازی سے اُن کو ملبس کر کے خدا کی حضوری کے لائق بنا دیگا دیکھو مکاشفہ ۳: ۱۸ آیت پس آدم وحوّا کا گناہ کے بعد یہی دین وایمان تھا جو بیان ہوا ہے -

لیکن یہہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ آدم اور حوّا کے دین و ایمان کی کیفیت جو بطور خلاصہ موسٰے سے مرقوم ہے بہت اختصار کے ساتھ ہے - کون جانتا ہے کہ اِس اختصار کی تفصیل اِن پر کہاں تک انکشاف ہوئی ہوگی - اور نجات دہندہ کی خوبیاں کس قدر بیان ہوئی ہونگی آدم وحوّا کا دین ایمان تو دریافت ہوا اب اُن باقی نسلوں کا مذہب طوفان نوح تک آیندہ پرچہ نور افشان میں پڑھوگے - انشاءاللہ تعالیٰ -

راقم پادری بوٹا مل ماناںوالہ

رسید زر

مسٹر جے - نوبل - سلطان پور	عگر
پادری جے سی - ہیرسن	سے
مسٹر راگ سنگھ ٹرینیڈاڈ	۱۴ر سے
بابو گوپا سنگھ منصوری	عگر
مسٹر آر - سی - بینرجی - بابت اشتہار	عہ
منشی جمال الدین - کپورتھلہ	عگر
قاضی اسمعیل خان	۱۰ر
منشی گنگا بشن	للعہ
پادری ایچ پیٹرسن شملہ	عگر
مسٹر وارث الدین گوجرہ	عگر
مس - ایچ - مور - گوجرانوالہ	عگر
پادری - ایم - جی - گولڈ سمتھ	۶ر عہ
مسٹر یعقوب متھرا	عگر
مس - جے - جیکب	عگر
بابو گھسیٹا سنگھ	عگر
جان محبوب مسیح	عگر
منشی میر عالم خان ڈیرہ غازی خان	عگر

لاہور میونسپلٹی کے بہت سے کام خلاف منشاء باشندگان لاہور ہو رہے ہیں -

آجکل حافظ آباد ضلع گجرانوالہ میں چوری کی وارداتیں بکثرت ہو رہی ہیں باشندگان شہر نے اپنے مال وجان کی حفاظت کے لئے چوکیدار مقرر کر رکھے ہیں ؛

گجرات میں ایک شخص نے پہلے تو اپنے سوتیلے بیٹے کو قتل کر دیا اور باہر پھینک آیا مقتول بچے کی ماں نے اسی وقت سمجھ لیا کہ یہہ کام میرے نئے خاوند ہی کا ہے - ایک دن عورت شب کو پھر اپنے خاوند سے پوچھنے لگی کہ کیا سچ ہے تو نے میرے بیٹے کو قتل کر دیا ہے - خاوند نے جوش میں آکر کلہاڑی سے اُس کا بھی خاتمہ کر دیا - ملزم اب زیر حراست پولیس ہے ؛

ایک اہل قلم نے گورنمنٹ کو اِس امر کا مشورہ دیا ہے کہ ہند کا نائب السلطنت شاہی خاندان میں سے ہونا چاہئے اور اسکے وزیر اعظم کو گورنر جنرل کا خطاب دینا چاہئے ؛

راجپوتانہ میں اسوقت تعداد قحط زدگان ۱۸ ہزار - اور بمبئی و بروڈہ میں ۶ ہزار ؛

اخبار تحفۂ سرحد بنون

یہہ اخبار ہر جمعرات کو آٹھہ بڑے صفحوں پر شن پریس بنوں سے چھپ کر شائع ہوتا ہے۔ صوبہ سرحدی میں۔ سب سے پرانا اخبار یہی ہے۔ اس میں مذہبی اخلاقی۔ تواریخی اور سوانحی و باتصویر مضامین کتابوں پر ریویو۔ مفید اور دلچسپ نظمیں بچوں کے لئے کہانی لوکل و سرحدی کے مفصل واقعات اور ادھر ادھر کی خبریں بغرض ہر مذاق کی خبریں درج کی جاتی ہیں اور ہر مسیحی کا فرض ہے کہ قلمی و درمی تحفۂ سرحد کی مدد کرے ؛

جو صاحب خریداری کا قصد فرمائیں سالانہ قیمت عہ (معہ محصولڈاک) بذریعہ منی آرڈر ارسال کریں اور یا پہلا پرچہ بذریعہ وی پی طلب کریں۔ نمونے کے تین پرچے مفت ارسال ہوں گے۔ جو صاحب چار خریدار بہم پہنچائیں انہیں سال بھر اخبار مفت نذر ہوگا۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر ہو۔

مینجر اخبار تحفۂ سرحد بنوں (صوبہ شمالی مغربی سرحدی)

ضرورت

یونائیٹڈ پرسبیٹیرن پرسبیٹری گوجرانوالہ کے ماتحت موضع جلالپور بھٹیاں میں ایک لائق۔ دیندار تجربہ کار مناد کی جو ہندوؤں اور مسلمانوں میں اچھی طرح مسیح کی خدمت کر سکے ضرورت ہے تنخواہ مبلغ پچیس روپیہ ماہوار ہوگی۔ اور اگر کبھی لیڈی مشنری صاحبان وہاں گرلس سکول کھولنا مناسب سمجھیں تو اس کی بیوی کو بھی حسب لیاقت کام مل سکیگا تمام درخواستیں بمعہ نقول سندات پرسبیٹری کے کلرک کے پاس آنی چاہئے ؛

المشتـــــــــــــہر

پادری برکت مسیح کلرک پرسبیٹری گوجرانوالہ پنجاب۔

پرسبیٹیرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

اطلاع دیجاتی ہے

کہ پرسبیٹیرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کی حالت نہایت عمدہ و ترقی پذیر ہے تجربہ کار صاحبان کی طرف سے اس بات پر حسکتا نہ شہادت ہے ستاون برس کے اندر اس فنڈ نے قریباً ستر ہزار روپیہ خرچ کر کے پنشن دیدیا ہے اور اس وقت سرکاری نوٹ کے ذریعہ سے قریباً بیالیس ہزار روپیہ پونجی رکھا ہوا ہے کوئی اور پنشن فنڈ ایسے سستے طور پر نہیں دیتا ہے اس میں ہندکا ہر ایک مسیحی اپنی بیوی بچوں کے لئے پنشن کی تجویز کرسکتا ہے جس کسی کو چاہئے مینیجنگ ڈائرکٹر صاحب خوشی سے اس فنڈ کی بابت پوری پوری خبر دیں گے ؛

درخواست کی جاتی ہے کہ جو صاحب اس فنڈ میں شریک ہوں ان دوستوں کے نام اور پتہ جنکو وہ اس فنڈ میں شریک کرانا چاہتے ہیں۔ ڈائرکٹر صاحب کے پاس بھیجیں۔

المشتـــــــــــــہر

پادری والٹر جے کلارک مینیجنگ ڈائرکٹر لودہانہ لاہور

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ عہر معہ ضمیمہ ۱۲ر
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک 〃 ۱۲ر 〃 ے
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی ؛

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۸	۱۲ر	ے
چوتھائی کالم	۱۲ر	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	۱۲عہ
پورا کالم	عہ	۱۲عہ	سہ
پورا صفحہ	سہ	عہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۸ر مابعد کے لئے ۴ر فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا ؛

(نوٹ) نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں ؛

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول بلا محصول عہ
〃 〃 〃 〃 〃 〃 معہ محصول عہر
〃 سالانہ آٹھہ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

ربڑ کے تازے سستے اعلیٰ درجہ کے چھاپے

(۱) فیورٹ ربڑ پرنٹنگ آوٹ فٹ نمبر ۳ معہ کل سامان قیمت عہ
(۲) فیورٹ 〃 〃 〃 〃 نمبر ۱ 〃 〃 〃 ۸
(۳) آفس 〃 〃 〃 معہ سیلف انکنگ پیڈ و کل سامان لعہ
(۴) تاریخ چھاپنے کی مشین کلاں دس برس کے عرصہ دراز تک کام آوے عہ
(۵) تاریخ 〃 〃 دس سال تک کام آئیگی عہ
(۶) نمبر لگانے والی مشین دس لاکھ چھاپتی ہے قیمت ۸
(۷) سٹنسل ڈپلیکیٹر جس سے نوٹس نوڈ سائن بورڈ سنڈے سکول کی تصویروں کے ہیڈنگ نفاست سے چھپ سکتے ہیں معہ گدی سیاہی برش وغیرہ قیمت ۸

سلیم اللہ خان اینڈ کمپنی برٹمپس مینوفیکچرس موری گیٹ لاہور

پادری۔ آر۔ ڈی۔ ٹرسیی صاحب ایڈیٹر و منیجر نور افشان کے واسطے مشن پریس لودیانہ میں ایم داکی کے اہتمام سے چھپا